ایک حرکت پیدا ہو جاتی ہے غرض ایک ایسی ہوا چلتی ہے جو مستعد دلوں کو آخرت کی طرف
یتی ہے اور سوئی ہوئی قوتوں کو جگا دیتی ہے اور زمانہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک انقلاب
م کی طرف حرکت کر رہا ہے سو یہ علامتیں اس بات پر شاہد ہوتی ہیں کہ وہ مصلح دنیا میں پیدا
یا پھر جس قدر آنے والا مصلح عظیم الشان ہو یہ غیبی تحریکات قوت سے مستعد دلوں میں اپنا
م کرتی ہیں۔ ہر یک سعید الفطرت جاگ اٹھتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ اس کو کس نے جگایا۔
یک صحیح الجبلت اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے اور نہیں معلوم کر سکتا کہ یہ تبدیلی کیونکر پیدا
ی۔ غرض ایک جنبش سی دلوں میں شروع ہو جاتی ہے اور نادان خیال کرتے ہیں کہ یہ جنبش
بخود پیدا ہو گئی لیکن در پردہ ایک رسول یا مجدّد کے ساتھ یہ انوار نازل ہوتے ہیں چنانچہ
آن کریم اور احادیث کی رو سے یہ امر نہایت انکشاف کے ساتھ ثابت ہے جیسا کہ اللہ
شانہٗ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ
نْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ ﴿۱۸﴾
ی مَطْلَعِ الْفَجْرِ [1] یعنی ہم نے اس کتاب اور اس نبی کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے اور تو جانتا
ہے کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح القدس
پنے رب کے اذن سے اترتے ہیں۔ اور وہ ہر یک امر میں سلامتی کا وقت ہوتا ہے یہاں
ک کہ فجر ہو۔ اب اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک
ت کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں
ے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر
رف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور
زل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور روح القدس کو زمین پر نازل
رتا ہے۔ اسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسب حال ہے
ب روح القدس تو اس مجدد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتبا اور اصطفا کی خلعت سے

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

6

وكذلك كثير من الصحابة. فأنت تعلم وتفهم أنّ قصّة المعراج شيء آخر لا يضاهيه قصةُ صعود عيسى عليه السّلام إلى السّماء، وإن كنت تشك فيه فارجع إلى البخاری، وما أظن أن تبقى بعده من المرتابين.

وأما قوله تعالى فی قصة إدريس: وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا[1] فاتفق المحققون من العلماء أن المراد من الرفع ههنا هو الإماتة بالإكرام ورفع الدرجات، والدليل على ذلك أن لكل إنسان موت مُقدّر لقوله تعالى: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ[2] ولا يجوز الموت فی السماوات لقوله تعالى: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ، ولا نجد فی القرآن ذِكر نزول إدريس وموته ودفنه فی الأرض، فثبت بالضرورة أن المراد من الرفع الموتُ. فحاصل الكلام أن كل ما يخالف القرآن ويعارض قصصه فهی أباطيل وأكاذيب، وإنما هو تقوُّلُ المفترين.

ثم اعلم.. أيدك الله تعالى.. أن عقيدة نزول المسيح من السماء.. مع عدم ثبوته من النصوص القرآنية ومخالفة القرآن فيها، يضر عقائد التوحيد ويربی عقائد قوم أهلكوا الناس بمثل هذه القصص، فإنه إن كان هذا هو الأمر الحق.. أن عيسى لم يمت كإخوانه من الأنبياء، بل هو حیّ موجود فی السماء، ومع ذلک كان يخلق الطيور كمثل خلق الله، ويُحيی الأموات كإحياء رب العالمين، فأیّ ابتلاء أعظم من هذا للذين يدْعون إلى ربوبية المسيح فی هذا الزمان الذی تتموج فيه فتن النصارىٰ من كل جهة، ويجاهدون بأموالهم وجميع مكائدهم ليضلوا الناس ويجعلوهم من المتنصّرين!

ثم اعلموا.. أيها الأعزة.. أن حياة رسولنا صلى الله عليه وسلم ثابت بالنصوص الحديثية، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنی لا أُترک ميتًا فی قبری إلى ثلاثة أيام أو أربعين باختلاف الرواية، بل أُحيا وأُرفع إلى

﴿۳۵﴾

Surat No 3 : سورة آل عمران - Ayat No 49

وَ رَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿ۚ۴۹﴾

اور اسے بنی اسرائیل کے پاس رسول بنا کر بھیجے گا (جو لوگوں سے یہ کہے گا) کہ : میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں ، (اور وہ نشانی یہ ہے) کہ میں تمہارے سامنے گارے سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں ، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں ، تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے ، اور میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کردیتا ہوں ، اور مردوں کو زندہ کردیتا ہوں ، اور تم لوگ جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے یا ذخیرہ کر کے رکھتے ہو میں ہو سب بتا دیتا ہوں - (۲۰) اگر تم ایمان لانے والے ہو تو ان تمام باتوں میں تمہارے لیے (کافی) نشانی

5:09 am

کا کام پورا کرے اور هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره
علی الدین کله کے زمانہ کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا
کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ
قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اُتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے اٰخرین
منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔ یہ مَیں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مسیح موعودؑ
نے خود خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ میں آیت اٰخرین منھم کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ
"در کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم اٰخرین میں موجود نہ ہوں
جیسا پہلوں میں موجود تھے" پس وہ جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریمؐ کو دو وجود ل
کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعودؑ کی مخالفت کی کیونکہ مسیح موعودؑ کہتا ہے صار وجودی وجوده
اور جس نے مسیح موعودؑ اور نبی کریم میں تفریق کی اس نے بھی مسیح موعودؑ کی تعلیم کے خلاف
قدم مارا کیونکہ مسیح موعودؑ صاف فرماتا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفٰی فما
عرفنی و ما رأٰی (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور وہ جس نے مسیح موعودؑ کی بعثت کو نبی کریمؐ کی بعثت
ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈالدیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ
ایک دفعہ پھر دنیا میں آئیگا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی
شک باقی نہیں رہتا کہ وہ جس نے مسیح موعودؑ کا انکار کیا اس نے مسیح موعودؑ کا انکار نہیں کیا
بلکہ اس نے اُسکا انکار کیا جسکی بعثت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کے لیے مسیح موعود مبعوث
کیا گیا اور اس نے اُسکا انکار کیا جس نے اٰخرین میں آنا تھا اور پھر اس نے اُس کا انکار
کیا جس نے اپنی قبر سے اُٹھکر حسب وعدہ پھر اپنی قبر میں جانا تھا پس اے نادان! تو مسیح
موعودؑ کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ جان کیونکہ محمدؐ نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی
چادر اسپر ڈالی ہے اور اگر تیرا دل غیروں کے پنجے میں گرفتار ہے اور انکی محبت
تجھے چین نہیں لینے دیتی تو جا پہلے اٰخرین منھم کی آیت قرآن سے نکال پھینک
اور پھر جو تیرے دل میں آئے کہہ۔ کیونکہ جبتک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اُسوقت
تک تو مجبور ہے کہ مسیح موعودؑ کو محمدؐ کی شان میں قبول کرے اور یا مسیح موعودؑ سے ارتداد کی